صلہ رحمی

20-October-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

بَحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنْشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ، وَلَمْ یُصَلُّوا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ

حسرت ہو گی۔ پس اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے **افضل عمل** ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیم الشان تصنیف **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 160 پر ہے:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب و نادار و مُہاجر اور بدری صحابی حضرت مِسطح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقَت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (مِسطح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔

---

1 …ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2 …جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گُنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ مُعاف کر دیں اور درگُزر کریں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرت ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ (پاک) میری مغفرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی موقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے اس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ (خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت مِسطح بن اُثاثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے قطعِ تعلّقی (یعنی تعلقات ختم) کرنے کی قَسم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت مِسطح بن اُثاثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعاملہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ داروں سے تعلّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلُوک یعنی اچھے سلوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتم کر دیتے ہیں۔ ہم سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے "صُلح و صفائی" کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ سربلندی پائیں گے۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ یعنی جو اللہ پاک کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قرابت داروں سے حُسنِ سُلوک اور صلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطع تعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والے پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحْمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ پاک نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳۸)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی یہ اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قَرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، مَحْض رَبّ کی رِضا کے لیے کرے، تب ثَواب کا مُسْتَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ سے ڈرو جس کے

وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِشتوں (کو توڑنے سے بچو)، بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۴، ص۴۵۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقْت اگر کسی کو کسی کام سے مَنْع کر دے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کے کرنے والے) پر سزا کا اِعْلان بھی کر دے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ کر اس کام کو ہرگز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذَرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے مَنْع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعَالَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحَاکِمِین ہے ہمارے نَفْع و نُقْصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی و موت اسی کے قبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت و طاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتے پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہمیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کفّارہ اَدا کرنا ہو گا۔

قسم توڑ دو!

حضرت اَبُو الْاَحْوَص عَوف بنِ مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد

فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچازاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھاچکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کَفّارہ دے دوں۔ (نَسائی، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳)

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلماً اِیذا دینے، قطع تعلق کرنے، یا کسی کے حقوق ادا نہ کرنے کی قَسم کھائی، تو اِس قَسم کو توڑ کر اس کا کَفّارہ دینا ہو گا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قَسم کھائے، تو خدا کی قَسم! اُس کو نُقصان دینا اور قَسم کو پُورا کرنا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قَسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر مُقَرَّر فرمایا ہے۔ (بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللہ تعالی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۵)

مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مثلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قَسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبّ کریم کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے

اُس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قَسم نہ توڑنا زِیادہ گُناہ کا باعث ہے۔(مرآۃ المناجیح،۵/۱۹۸ مُلَخَّصًا)

صِلَۂ رحمی کا مطلب:

پیارے اسلامی بھائیو! صِلَۂ رحمی کی اَہَمِیَّت تو ہم نے سُن لی، صِلَۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سُنتے ہیں۔ صِلَہ کا لُغوی معنیٰ ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اور اِحسان کرنا۔(الزواجر، ۲/۱۵۶) اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رشتے داری ہے۔(لسان العرب، ۱/۱۴۷۹) بہارِ شریعت میں ہے صِلَۂ رحم کے معنیٰ: رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔(بہارِ شریعت۔ج۳،ص۵۵۸)

صَدرُ الشَّریعہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے، احادیث میں بغیر کسی قید کے رشتہ والوں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں بھی بِلا قید ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا، مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں، اِسی طرح رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے دَرَجات میں بھی فرق ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، اُن کے بعد وہ رشتے دار جن سے نَسَبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو، اُن کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا۔ رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مُطابِق رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کی مختلف صُورتیں ہیں مثلاً اُن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد دَرکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خط وکتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات

تازہ کر لے، اِس طرح کرنے سے محبَّت میں اِضافہ ہو گا۔(فی زمانہ چونکہ خط وکتابت کا رواج بہت ہی کم ہے لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مَقْصد آپس کے تعلّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہوں)(بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے رِشْتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیر خواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تَقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صلہ رُحمی میں شامل ہیں۔ صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا، تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔(رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸، از نیکی کی دعوت، ص۱۵۸)

صلہ رُحمی کی حقیقت:

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے:رِشْتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔(بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، حدیث: ۵۹۹۱، ۴/۹۸) ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی

بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو!۔(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاءفی الاحسان والعفو، حدیث: ۲۰۱۴، ۴۰۵/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دونوں اَحادیثِ مُبارَکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہمارے وہ رشتہ دار جو ہم سے رُوٹھے ہوئے ہیں، سالہا سال سے قطعِ تعلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سے بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جاکر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تلافی کرنی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب ہمارے نَفْس پر بہت گِراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتا" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرادے، ہم اس کی دعوت کیوں قَبول کریں؟" "جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتا، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں یا اپنے نَفْس پر جبْر کرتے ہوئے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرکے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتے ہیں۔ اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالَفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نِیَّت سے اپنے ناراض رِشتہ داروں کو مَنانے کا پکا اِرادہ کرلیجئے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِع رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: "جس قوم میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ پاک کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔" (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکبائِر، ۲/۱۵۳)

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں۔

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صلۂ رحمی کرے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب من بسط لہ فی الرزق۔۔، حدیث: ۵۹۸۵، ۴/۹۷)

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں محبّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، حدیث: ۱۹۸۶، ۳/۳۹۴)

3) بیشک اللہ پاک ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کیا گیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کیسے؟ فرمایا: "ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔" (معجم کبیر، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۱۲، ص ۶۷)

صِلَہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرت فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں ❀ اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خوشی کا سبب ہے ❀ فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے ❀ مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں دُعائے خیر کرتے ہیں۔

(تَنبیہُ الغافِلین ص ۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَطعِ رحمی کا سبب بدگُمانی:

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزق اور عُمر میں برکت کے ساتھ ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ پاک کی ناراضی اور آخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک و شُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنے کسی عزیز کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ کسی تقریب میں شرکت نہیں کر پائے، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گے اور یُوں محض بدگُمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن

ہو جاتی ہے اور وَقْت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختہ ہو جاتی ہیں کہ برسہا برس تک فَرِیْقَیْن ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔" حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلًا وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہو گا، بُھول گیا ہو گا، ضَروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہو گی وغیرہ وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظن عُمدہ عِبادت ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۳) مشہور مُفَسِّر حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچّھا گمان کرنا، ان پر بد گمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۲۱)

اور بِالفرض اگر ہمارا کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یا جان بُوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا، یا ہمیں اپنے یہاں مدعو نہیں کِیا، بلکہ اس نے کُھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلُوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلّق) جوڑے۔ (اَلْمُستدرَک، ۳/۱۲، الحدیث ۳۲۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بسا اوقات رشتہ داروں سے لاتعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا کوئی رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا کوئی ایسا کام کرڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کو پَسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشتے دار سے بات چیت، لَین دَین اور دیگر مُعاملات و تعَلُّقات ختم کرڈالتے، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کرلیتے ہیں۔ اب وہ بے چارہ ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مَعْذرت چاہے مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں آپس میں دُشمنی و حَسَد رکھنے، تعَلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

بھائی بھائی بن جاؤ

نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر و الصلۃ، تحریم ظلم المسلم ... الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاً بتقدم وتاخر) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَهُ عَنْه فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر قَبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ (معجم الاوسط، ۴/۳۷۶، حدیث: ۶۲۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان سے اچھا سُلوک کرنے، اس سے محبّت قائم رکھنے، تعلّق بنانے اور اسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی، چچا، بھتیجے اور ماموں، بھانجے وغیرہ تو اُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُسْتَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنہوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَرِبیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھاکر ہماری راحت کاسامان کیا ۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقْت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَوْلاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَوْلاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں توچھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تَلے رہنے کے باوُجُود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 61 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! نیک نمازی بننے اور صلہ رحمی کرنے کا جذبہ پانے کیلئے دعوتِ

اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ہماری ہر طرح کی دینی اور اخلاقی تربیت کی جاتی ہے اور اس تربیت میں بہت بڑا کردار شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" کا بھی ہے ان نیک اعمال پر عمل کی برکت سے معاشرے کے بہت سے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پہ آکر نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہیں۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 61 یہ ہے کہ کیا اس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سنّت کے مطابق عیادت یا غمخواری یا عزیز کے انتقال پر تعزیت کی؟ یہ ایک ایسا نیک عمل ہے کہ اس پر عمل کی برکت سے صلہ رحمی جیسی عظیم نیکی پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان ہو جائے گا لہٰذا اپنے آپ کو "نیک اعمال" کا پابند بنایئے اور نیکیوں پر استقامت پاتے جایئے۔

جو تم سے توڑے، تم اس سے جوڑو!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہشت کی کُنجیاں" بہت ہی ایمان اَفروز کتاب ہے، اِسی شاندار کتاب میں شَیْخُ الحدیث، حضرت علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه انہی حالات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِس زمانے میں ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ "میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میری بہن نہیں" اِسی طرح بھائی بھائی سے یہ کہہ دیتا ہے کہ "میں آج سے تیرا بھائی نہیں اور تُو میرا بھائی نہیں" یہ قَطعِ رِحم یعنی رشتوں کو کاٹنا ہے جو حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید

فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعامَلے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبدمذہب ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کر لینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تَعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا، ایک مجبوری:

پیارے اسلامی بھائیو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہو گا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سَر اَنجام دیں گے۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض لوگ ظاہراً تو بڑے مِلَنْسار لگتے ہیں، لیکن اُن کا سینہ مسلمانوں کے کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بنا پر یا خواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعَلُّق کر لیتے ہیں اور دوستوں پر تو دل کھول کر خرچ کرتے ہیں لیکن آہ! اپنے والدَین، بہن بھائیوں، چچاؤں، بھتیجوں اور بھانجوں وغیرہ کے حُقوق سے بالکل ہی غافل ہوتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر و نیاز کا اِہتِمام ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی رشتے داروں کو دعوت دینے کی زحمت کرتے یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوا دیتے ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں

کی تقاریب میں بُلاتے ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی مُستَحِقِّیْنِ زکوٰۃ رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر کفن دفن، نمازِ جنازہ پڑھنے اور تعزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کر دی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعَلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی نِیَّت کر لیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ تعالٰی اُس شخص کے صَدَقے کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالٰی ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظَرِ رحمت نہ فرمائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ... الخ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۴۶۵۲)

2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شئے مانگے، جو اُسے اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ پاک جہنَّم سے ایک اَژدھا نکالے گا

جس کا نام شُجَاع ہو گا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہو گا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔(معجم الاوسط، ۱۶۷/۴، حدیث:۵۵۹۳)

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخِیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔ (ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۱۲۲، حدیث: ۲۵۱۹، ۲۲۹/۴)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرت فقیہ ابُواللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "تَنبیہُ الغافِلین" میں نقل کرتے ہیں، حضرت یحییٰ بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکّہ مکرّمہ میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل و عیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکّہ مکرمہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا: "ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنوئیں پر جا کر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔" اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کر ان علمائے کرام کو بتایا، انہوں نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھ کر کہا: "ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنتی نہ ہو، "تم یمن چلے جاؤ وہاں بُرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دَفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن

سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزادی اور اس مقام پر پہنچادیا۔ (تنبیہ الغافلین ص ۷۲ مُلَخَّصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا، کس قدر بُری چیز ہے، کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہو تا ہے اور آخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والوں کی طرف بروزِ قِیامت، اللہ رَبُّ العزت نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، قُدرت کے باوجود رشتہ دار کی حاجت پُوری نہ کرنے والے پر جہنّم کا ایک بہت بڑا سانپ مُسلّط کر دِیا جائے گا، جو اِس قاطِعِ رحم کے گلے کا ہار بن جائے گا، رِشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والے کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ محبت بڑھاؤ:

پیارے اسلامی بھائیو! لڑائی جھگڑا کرنا خواہ رشتہ داروں سے ہو یا دوسرے مسلمان بھائیوں سے، یہ اس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس میں مُبتَلا ہو کر انسان دنیا کے اندر ہی عبرت کا سامان بن جاتا ہے۔ قربان جایئے! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی مسلمانوں کو لڑائی جھگڑوں سے دُور رکھنے اور اِنہیں مُتَّحِد رکھنے کے لئے ہر وَقْت کوشاں ہے۔ جس کی ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **"شعبہ محبت بڑھاؤ"** بھی ہے۔ وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں دینی ماحول میں فَعال کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جا کر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس

وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس شعبے کے مقاصِد میں شامل ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سُنتے ہیں: اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق و آداب:

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہوسکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفقت و مَحَبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجہ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا

برتاو کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب:

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔
2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست و رَہْنُما سمجھنا۔
3. حتَّی الاِمکان ان کے جائز اَحْکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔
4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔
5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی ان مدنی پُھولوں پر عمل کی کوشش کریں گے، تو اِنْ شَآءَ اللہ ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا۔ بَسا اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو (2) قریبی عزیز آپس میں ناراض ہو جاتے ہیں اور باوُجُود کوشش کے آپس میں صُلح صفائی کی ترکیب نہیں بن پاتی، ایسے موقع پر وہ رشتے دار مُشکل کا شکار ہوتے ہیں جو ان دونوں سے تعلُّق رکھتے ہوں۔ ناراض رشتہ داروں میں سے ہر ایک سے بیک وَقْت کیسے بنا کے رکھی جائے اور دونوں کو خُوش کیسے رکھا جائے؟ یہ ایک پریشان کُن مُعاملہ ہے۔ آیئے اس بارے میں فتاویٰ رَضَوِیّہ شریف سے رہنمائی لیتے ہیں۔

حکمت سے بھرپور جواب

چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں کیے گئے سوال کا خُلاصہ یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں، عُلمائے دِین اِس مسئلے میں کہ زید کے ایک تایا اور ایک بہن

ہے، زید اپنے تایا اور بہن دونوں سے ملتا ہے، لیکن اب زید کی بہن اور تایا کے درمیان سخت اَن بَن ہو گئی ہے اور زید کی بہن اپنے سگے بھائی زید سے یہ کہتی ہے کہ تم اگر اپنے تایا سے مِلو گے تو میں تم سے نہیں مِلوں گی۔ اِتفاقاً زید کی شادی کا وَقْت قریب آگیا اور زید کی بہن کا کہنا ہے: اگر تایا کو شادی میں بُلایا تو میں اس میں شرکت نہیں کروں گی، اس صُورت میں تایا کی دل آزاری کا اندیشہ ہے اور اگر تایا کو بُلائے تو بہن کو صَدمہ پہنچے گا۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہئے؟ کیا زید اپنی بہن کا کہنا مان کر تایا کو شادی میں نہ بُلائے یا اپنی بہن کو چھوڑ کر اپنے تایا کو بُلائے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اس کا جواب دیتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں: بہن اور چچا دونوں ذِی رِحم مَحْرَم ہیں، کسی سے قَطعِ رِحم کرنا جائز نہیں۔ زید کو چاہیے کہ اپنی بہن کو جس طرح ممکن ہو راضی کرے، اگرچہ یُوں کہ پوشیدہ طور پر اپنے چچا کو شادی میں شریک ہونے کی دعوت دے اور اپنی بہن سے کہہ دے کہ مجھے ہر طرح تیری مَرضی منظور ہے، نہ اُن کو بُلاؤں گا نہ شریک کروں گا، البتہ اِتنا تجھ سے چاہتا ہوں کہ وہ اگر اپنے آپ آجائیں تو اِس پر مجھ سے ناراض نہ ہونا، کیونکہ وہ تیرے اور میرے دونوں کے باپ کی جگہ ہیں، اجنبی آدمی (بھی کسی تقریب میں) بے بُلائے آجائیں تو اُن کو نکالنا بد تمیزی ہے نہ کہ باپ کو (کہ تایا باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے)، غَرَض جھوٹے سچے فقرے بتا کر دونوں کو راضی کرے کہ اِس پر بھی ثواب پائے گا۔ زید اپنی بہن کو یہ کلمہ "میں اُن کو نہ بُلاؤں گا" کہنے سے مُراد یہ رکھے کہ میں خُود اُن کو بُلانے نہ جاؤں گا، اگرچہ آدمی یا خط بھیج دوں گا، (اور تایا کے) "آپ چلے آنے" سے یہ مُراد لے کہ وہ اپنے پاؤں سے چلے آئیں نہ یہ کہ میں اُٹھا کر لاؤں، دو رُخی بات کہے۔ جھوٹے سچے "فقرے" سے مُراد جس کا ظاہر جھوٹ اور مُرادی معنیٰ سچ (جسے عربی میں "توریہ" کہتے ہیں)۔ حدیث میں فرمایا: اِنَّ فِی الۡمَعَارِیۡضِ لَمَنۡدُوۡحَۃً عَنِ الۡکَذِبِ۔ یعنی بیشک اِشاروں میں گُفتگو کرنے میں جُھوٹ سے آزادی ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الشہادات، باب المعاریض فیہا مندوحۃ۔۔۔الخ، ۱۰/ ۳۳۶، حدیث: ۲۰۸۴۳ ،از فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۴۴، ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سُوال کرنے والے کو ضرورتِ شرعی کی بنا پر توَرِیہ کی ترغیب اِرشاد فرمائی، شرعی عُذر کی بنا پر توریہ کرنے سے انسان جُھوٹ سے بچ جاتا ہے، مگر یاد رہے! توریہ کرنے کی مخصوص صُورتیں ہیں، بِلا ضرورت توریہ کرنا شرعاً ناجائز ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّرِیعہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنیٰ ہیں وہ غلط ہیں، مگر کہنے والے نے دُوسرے معنیٰ مُراد لئے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بِلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ تورِیہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لئے بُلایا وہ کہتا ہے "میں نے کھانا کھالیا" اِس کے ظاہر معنیٰ یہ ہیں کہ اِس وَقْت کا کھانا کھالیا ہے، مگر وہ یہ مُراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جُھوٹ میں داخل ہے (اِس لئے کہ یہاں تورِیہ کرنا جائز نہ تھا)۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

فتاویٰ رضویہ کے سُوال و جواب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی ایک رِشتے دار کے کہنے پر بِلا وَجہِ شرعی کسی دوسرے رشتے دار سے قطعِ تَعَلُّق کرنا شرعاً ممنوع ہے، عُموماً ایسے مواقع پر اِنصاف کے تقاضے پُورے کرنا مُشکل ہو جاتا ہے اور بڑوں بڑوں کے قدم اِس موڑ پر آکر ڈگمگا جاتے ہیں، لیکن ہمّت سے کام لیجئے، رَبّ تَعَالٰی کی رحمت پر نظر رکھئے اور اِس حدیثِ پاک "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/ ۳۱۴، رقم: ۲۶۹۶) کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حکمتِ عَمَلی و دیانتداری کے ساتھ ایسی تدابیر اِختیار کرنے کی کوشش کیجئے کہ فریقَین کے درمیان صُلح کی ترکیب ہو جائے اور کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو، کیونکہ کسی ایک فریق کی بات تسلیم کرلینے سے قطعِ رِحم لازِم آئے گا کہ جو ناجائز و حرام ہے اور ایسا حکم ماننا بھی شرعاً جائز نہیں کہ جس کے سبب خالق و مالک کی نافرمانی لازِم آتی ہو، جیسا کہ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ یعنی خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اِطاعت جائز نہیں۔ (معجم کبیر، ۱۸/ ۱۷۰،

حدیث: (۳۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے ایک فرمان مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے، فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجه، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱) ☆(وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو (2) رَکعت نَفْل پڑھے، ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک (1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین (3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاوی ھندیه، ۵/۳۵۰) ☆مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ☆قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّ الْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳)

❁اعلان❁

قبرستان کی حاضری کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے

تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر (70) فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 20 اکتوبر 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

قبرستان کی حاضری کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔ ☆زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲) ☆قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۵۰) ☆قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے مِیّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصاً) ☆قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مِیّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: میں اللہ پاک کے پورے اور کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے شر سے پناہ لیتا ہوں۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اِتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ) (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اَوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر

ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد